جلد ۱۲ — نمبر ۳۱
مضامین غیر
۱ ... ۱۹ اگست ۱۹۲۹ء

نقاش الظرف

ملک اطالیہ کا نقشہ حسب ذیل نقشہ مسٹر کرٹ نے پیش کیا:

اب کیونکہ سسلی جیسا کہ میں نے کہا بحر خزرہ کا ایک جزیرہ ہے اور دولت نیپلس کا ایک حصہ قرار پایا ہے اطالیہ ایک بوٹ سے مشابہ بنایا گیا ہے، اور سسلی کے اس حصہ میں پنجہ کی نوک کی ٹھوکر لگتی ہے جس کا نام لینا منافی تہذیب ہے۔

اپنے داہنے پاؤں کو بائیں گھٹنے پر رکھو اسکے بعد دیکھو کہ بوٹ کی پنڈلی بحر قلزم کی حد بندی کرتی ہے ... پہچان ... خلیج ...

۲ ... تمام مقدم نمبروں سے لے کے پنڈلی کمبل ... کے تصرف میں ہے اور شہر نیپل دریا کی سمت ہے ... پاؤں کے درمیانی نچلے حصہ میں۔ علاوہ ازیں پاپائے روم پنڈلی کے حصہ سے ایک ٹکڑا پاتا ہے جو گھٹنے ... تک پہونچتا ہے اور جہاں ایک پگڈنڈی بنا ہوا جاتا ہے ران کے قریب ... حصہ تک پہونچتا ہے۔

روم شہر کا ... پاپائی ٹکڑے میں آباد ہے۔

... جو بادشاہ ... کے قبضہ اقتدار میں ہے پاپائی حصہ کے شمالی سرحد سے شروع ہوتا ہے اور بحر قلزم کے شمالی سمت ... چلا جاتا ہے۔ اسکے ایک پہلو میں فرانس اور سوئزرلینڈ کا قلمرو ساکن ہے۔ اور دوسرے کنارے میں ٹک کا وہ حصہ ہے جو ... کی عملداری میں ہے یہ خطہ زمین ران کے نیچے سے گزرتا ہوا گھٹنے کے پیچھے جاتا اور پاپائی ٹکڑے کی حد بندی اس مقام پر کرتا ہے جہاں پر نیپل کی سلطنت ختم ہو جاتی ہے۔ جب بوٹ ... کا سر شمال مغرب کی سمت اشارہ کرتا ہے ... تمام

حصہ جو پاپا کی عملداری سے ملا ہے شمالی ... اور جیسا کہ تم کو معلوم ہے تمام خطہ پاپا کی عملداری پاشندہ کر جب ہوتا تھا کسی زمانہ میں نپولین اعظم کی سلطنت کا ایک چھوٹا سا جزو تھا اور شاید کہ یہ سلطنت اب تک اسکے خاندان کے زیر پا ہوتی ... زیر فرمان شہنشاہ آسٹریا کی ... کا ... لینا جسکے لیے وہ صرف اپنے زوال ... کا سزاوار ہی تھا کیا ... تمام ... اور ... کا ہی۔

ناظرین باعزہ! جب آپ نپولین کے شکست خوردہ حامیوں کی منتشری کو شش کا اندازہ کرنا چاہیں تو آپ اپنا داہنا پاؤں! میں گھٹنے سے وصل کر کے تینچی تانا جالیں۔ اگر جناب کی رائے میں کوہ البرز کی سنگی بنیں نہ ہوئیں تو پھر کسی نقشے کی انتشار ... ضرورت نہ ہوگی بلکہ سرزمین جنگ کا ایک مکمل نقشہ دونوں ٹانگوں کے درمیان آجائیگا اور آپ جغرافیہ کی منزلیں بآسانی طے کرینگے جنانکہ گھٹنہ ...

اطلاع نامہ بنام دائنان نسبت تعین تاریخ

سماعت درخواست ڈیوالیہ

(دفعہ ۹ ایکٹ نمبر ۵ ۱۹۲۰ء)

بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر مقام ہردوئی۔

درخواست دیوالہ نمبر ۹ ۱۹۲۹ء

مقدمہ قرار دیے جانے دیوالیہ مسمی ... ولد خوشحال قوم ... ساکن ہردوئی پرگنہ ...

بنام دائنان

ہرگاہ مسمی مذکور نے عدالت ہذا میں ... ماہ اگست ۱۹۲۹ء درخواست کی ہے کہ وہ حسب منشاء ایکٹ دیوالیہ نمبر ۵ ۱۹۲۰ء دیوالیہ قرار دیا جائے اور ... نام فہرست دائنان میں جو درخواست مذکور کے ساتھ شامل کی ہے پایا جاتا ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عدالت نے تاریخ ... ماہ ... ۱۹۲۹ء واسطے سماعت درخواست مذکور ... مقرر کی ہے۔ اگر تم کو اس معاملہ میں پیروی کرنا ہو تو عدالت ... بذریعہ وکیل ... ہوگا مقدمہ سے قرار ... حاضر ہو۔

آج بتاریخ ... ماہ اگست ۱۹۲۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

خلاصہ اسرار ... خاندانی ... اور خانہ صالت
ہر کیمیک ... ۲۱ ... !
(ترشیم) مسعود ... شمس الدین ...

بالے پن کا بیاہ اور مسٹر آرا بیگم

... صاحبہ جن کے پاس خدا کا دیا ہوا کرنی نالائق لڑکی کا نکلا ہوا قانون قاعدہ نہیں انھیں بے شک اپنی ضرورت کے اعتبار سے قانون بنا لینا چاہیے کہ کمی پوری ہو جائے ضرورت اور ... ہے۔ مگر مسلمانوں کے پاس ایک مکمل قانون موجود ہے اور اس میں خلق خدا ... لڑکے لڑکی کے متعلق بھی ... ہے تو اب کسی نئے قانون کی ضرورت نہیں۔ آجکل ... ہوا ہے اور ... ہے

(بوساطت عوام ... کے لیے)

سمن الغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ... مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)
مقدمہ نمبر ۳۱

بعدالت جناب ... صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ... مقام ...

... ولد ... قوم ... ساکن ... تحصیل ... ضلع بارہ بنکی ... مدعی

بنام شمس الدین ... مدعا علیہ

شمس الدین ولد ... ساکن ... تحصیل ... ضلع بارہ بنکی۔

[illegible]

... بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ... ۱۹۲۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت

مسلمان بھی اس ہنگامے میں شریک ہیں کہ ایک نیا قانون کم سنی کی شادی کے خلاف بنانا چاہیے۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ سرکاری پولیس اور حاکموں کے ہاتھ میں ایک نئی کمند بٹ کے دے دی جائے جس کی مشق وہ بیر بے جرب کرتے رہیں۔ ہندوؤں کے یہاں تو بے شک نکاح بیاہ میں بلوغ اور رشد کی قید نہیں انھیں ضرور ایسی قیدیں بڑھانی چاہئیں جو نقصان کو روکیں۔ نگوڑی گھاس پھونس میں بھی اکھوا پھوٹتے ہی پھول پھل نہیں لگتے۔ پہلے بیج زمین کی قدرتی گھیلن میں جمتا ہے پھر اکھوا پھوٹتا ہے پھر اپنی بساط کے بموجب ابھرتا اور قدرتی مقررہ مدت گزرنے پر پھول دیتا ہے پھول کے بعد پھل کی نوبت آتی ہے۔ گرم ملکوں میں لڑکی اکثر نو برس گزرنے کے بعد پھول دیتی ہے۔ پھول آنے کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ اب مالی درکار ہے ؂

انکھیاں جو تیری اب ہیں بھیو کجرا بھر دیو۔ چھوٹی تھی کے جب ہاری تھیں اب ناری جیٹھ پیا سند ریچ بھیجو نکی پر ساد ہ کہیں چترائی کچھو سکھی تھوڑے رہے دن گر تن کے دیکھیں سو کھیل پیا سنگ کھیل گے دن کھیل کھلونن کے

دنیا میں ہر عورت کو اپنی زندگی میں اس وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس وقت خود شہر وہ لڑکی جیسے چھپتی ہے کبھی جی چاہتا ہے کونے میں بیٹھ کے دل سے باتیں کرو کبھی کوئی گانا ہو تو کان اسی طرف لگ جاتا

ہیں کبھی گڑیا گڈے کے بیاہ کرنے کی جو تپ پیدا ہوتی ہے۔ اب اگر تعلیم تربیت صحیح ہے تو جوانی اور لڑکپن کی رفتار اتنی زیادہ ابھرنے نہیں پاتی اور اگر آزادی ہے تو لڑکوں کے ساتھ کھیل کود میں یا جب ایک دنیا کے سکھانے پڑھانے سے بیدار اصول صحت اور کنوارپن کا آب دار اول موتی گنوا دیتی ہیں جن لڑکیوں میں بچپنے کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اوائل جوانی شروع ہوتے ہی ماں باپ سے تقاضا کرنے لگتا



ترقی پسند

معکوس

”ملکی کونسل کی صدارت — آسان رفتار“

گرپائے کند بجا سے سر	در راہ طلب ز البتاں مگر
کہ کمی واند ز اہل وفا	پا از سر ساز پا

سب تقسیم کر دیتے تھے فرصت کے وقت حسب اتفاق پیشاب کرتے پتا نیوں کی تجارت سے جو کچھ ملتا اس میں اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے۔ ایک دن گھر میں جو قدم رکھا تو دیکھتے کیا ہیں کہ صاحبزادی آئینہ سامنے رکھے بال سنوار رہی ہیں۔ ایک لٹ الٹی پلٹی کھینچی گھو گھر بنا یا کنگھی سے جانی بجھ اوٹ ہوں کہا اور سارا گھو رمنا بگاڑ کے نئے ٹھاٹ سے پر آراستہ کرنے لگیں ابرو کی دستی کی یہ نیتی کرن وقتاد کا یہ فلسفہ کسی فقیہ کی عقل میں آنے کے قابل نہیں بیچارے دیکھتے ہی بجھ بجھ بری نے کے فرانے لگے ”بدبخت جوان ہو گئیں“!! اور الٹے پیروں پلٹ گئے۔ مدرسے پہنچ کے ایک نگاہ ان شاگردوں پر ڈالی جو اپنی تعلیم پوری کر چکے تھے ایک نوجوان سید زادہ خوبصورت منتہی شاگرد تھا اسکی طرف خطاب کیا ”یا سید و تکلفی مرید مجھے وکیل کر دے“ سید نے جواب دیا ”انا مفلس دو ہیں نادار ہوں“۔

سید نے بیچ بیچ کی ساتھیوں نے گردن ڈالی کہ راضی ہو جاؤ اسی میں بہتری ہے آقا کا ارشاد ٹل نہیں سکتا۔ آخر اس نے جیب ٹٹولی کسیں درہم نکلے وہ بھی آقا کے دیے ہوئے تھے انھیں استاد کی مسند پر نذر کر دیے۔ آقا نے دو سرے شاگرد کو صاحبزادی کی وکالت کے لیے منتخب کیا جنگی نسبت بیاہ مگر شاگردوں نے مولوی صاحب کی جان کو

ایک پیسہ خرچ کیے بغیر
باتصویر
دین و دنیا

جو مفت پڑھنا چاہتے ہیں ایک کارڈ لکھ کر منگا لیں

دین و دنیا بڑی تقطیع کا مصور رسالہ ہے جو ہر ماہ شائع ہوتا ہے
دین و دنیا ایک سالہ پرانا ہے ایک ہزار صفحے کا جو ہر سال میں پڑھ کر
دین و دنیا اسلامی دنیا کے سیاسی، مذہبی، اخلاقی مضامین پیش کرتا ہے
دین و دنیا میں ہر مہینے دو دو بیت کے منتخب افسانے اور تصویریں ہوتی ہیں
دین و دنیا میں خواب کا تعبیر وغیرہ ضروری معلومات بھی رہتی ہیں
دین و دنیا اردو کا سب سے سستا رسالہ ہے
جو گھر دین و دنیا سے خالی ہے وہ ایک بڑی نعمت سے محروم ہے

منیجر دین و دنیا خواجہ بک ڈپو دہلی

حب ےکے

یا گفتیں یارانہ وہ یا مرغ وا آشنا ارکن

تجربے کے کان یہ آواز سنتے ہیں عقل کی آنکھیں مرقع اور محل تاڑ جاتی ہیں جب بڑے کی بات ہے جو سیکھے کیسے ہو سکتا ہے فکر کرتا ہے۔

سنتی ہوں کہ ہماری بھی ترقی کرنی عالم کی تھے کروڑوں روپیہ سال بسال انکے پاس زکوٰۃ اور خمس کا آتا تھا مگر ایک کیا پیسہ بھی کمر پر نہ رکھتے

حکم قرار داد دیوالیہ

بعدالت صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر گونڈہ

درخواست دیوالیہ نمبر ۱۹۲۹ء

بمعاملہ دیوالیہ قرار پانے سے منگلی ولد منبر جال ساکن اسٹیشن بازار پرگنہ گونڈہ۔

بموجب درخواست مورخہ ۲۹ جون ۱۹۲۹ء منگلی اور بعد سماعت درخواست مذکور و ثبوت ضرورت تو حکم دیا جاتا ہے کہ مسمی منگلی مذکور دیوالیہ قرار دیا گیا۔

مورخہ ۸ اگست ۱۹۲۹ء

دستخط حاکم بخط انگریزی
۸ ستمبر ۱۹۲۹ء

مہر عدالت

رد کیا کہ دلہن ہونا چاہیے۔ یہاں مصری رقم کے ساتھ ہی
کیا اکیس ہزار شاگردوں نے۔ پیٹ پیٹ میں سکے۔
دلہن و سلطان ذبح کیا خود ہی پکایا خود ہی سب نے
بیٹھ کے نوش جان کیا۔ شام ہوئی مولوی صاحب نے
اپنا خاص حجرہ دولہا دلہن کے حوالے کیا خود مسجد
میں جاکے سو رہے اور تڑکے دو گھڑے پانی کے بھرے
حجرہ کے دروازے پر آواز دی۔ اٹھو میاں اٹھو دولہا
دولہا جاؤ وقت صلوٰۃ را غنیمت دان۔ نماز کا وقت ہے۔
دولہن دولہا نے غسل کیا۔ نماز پڑھی۔ گویا کوئی نئی
بات ہی نہیں ہوئی۔

ہندوستان میں نکاح بیاہ ایک عظیم مرحلہ سمجھا جاتا ہے
اسی وجہ سے دقتیں بڑھ گئی ہیں۔ اس قصے کو غور سے
پڑھیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان امور میں قدرت نے
بے سہولتیں رکھی ہیں اسلامی قانون میں ان سہولتوں
کی رعایت موجود ہے۔ اور ایسی صورت پیدا کر دی ہے
کہ دولہا دلہن جو کوئی اس کے خلاف جانے کا ارادہ کریگا
وہی بھٹکتا پھرے گا۔ سب سے بڑی رسوائی کی یہ ہوگی
کہ دین کا افلاس تھا یہ منہ سے لوگ کہیں گے واہ

دو بھی دو کان جیسا کہ یہاں۔ جب دو دو کرنے لگے تو
وہی ایسا کال ایسا کل گز جس چیز پہ آج دنیا کی
آبادی کا دارومدار ہے یعنی شادی بیاہ وہی ادھر رہے
دوسری طرف عقل و سائنس کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں

(باقی آئندہ)

اخّاہ

کیا تھا کہ جلی اس دل سوزاں کی خبر آج

دارجلنگ میں ایک مشاعرہ ہوا بڑے بڑے نامی و
گرامی سخنوروں نے طبع آزمائی کا ارادہ کیا چنانچہ فقیر
نے بھی چند شعر طبع شریف کے سانچے میں ڈھال کر جناب
استاد صاحب کی خدمت میں برائے اصلاح ارسال کئے
خوبی قسمت سے غزل جب دستیاب ہوئی جبکہ مشاعرہ کو
چالیس دن گزر ہو چکا تھا چنانچہ اس غزل کو ناچیز کا
تحفہ سمجھ کر حلقہ پنچ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کیونکہ
زیر بستہ گذشتہ سے جو غائب ہوئے تھے آج تشریف
لائے ہیں اور لطف یہ ہے کہ حضرت جاسوس نامہ بجنسہ
جھک کر کچھ نہ کچھ خاطر کرنا ضروری ہے اور غزل ارسال
خدمت کرتا ہوں اب آپ اسکو اپنے جال میں آ کر
کا ندانہ قصور فرماویں یا ناقہ کا کھانا۔

منہ مڑ گیا جو آپ کے خنجر کی دھار کا
ہے جان من قصور سراسر لوہار کا
آیا زمانہ سنگترے کی بہار کا
دل میں خیال آگیا رخسار یار کا
جب میں پکارتا ہوں تو کہتا ہے یار کا
کمبخت ساتھ ہو گیا کیسے گنوار کا
المختصر یہ زلف صنم کی ہوئی ہے شکل
مشتاق اسکو کہتے ہیں بچے بہار کا
کیسیں نکالتیں جو سند خ کے سوال پر
اکثر تھا سبب دیا اس انار کا
بچو دل رقیب کو پہ بیلاب کیوں خفا
آئے خیال تیغ نظر کی جو دھار کا
اے میاں کی شکل سے آئے وہ بام پر
قل ہر طرف سے ہوئے لگا دم ہار کا

الفت کے اس ڈنڈے رہتا ہے رخ سبو و درد
ہوتا نہیں کوئی وہ ہے شاید ستار کا
اک محتشم نے آکے پس شام کہا
مضمون دام زور نہ مستانہ پیار کا
پھولوں کا ہار ڈال کے نکلے گلی میں وہ
ونشے پکار اٹھے آئے نصل بہار کا
جو جانشین وصل سے وہ وقت ہوا کبھی
بھولا وہ سارا نقشہ جتنی اچار کا
اجرت پہ ماہ واہ کی مضمون دکھائیے
سیکھا طریقہ آپ نے شاید چمار کا
دریا میں آگیا مجھے زلف صنم کا دھیان
تو دل لپٹ گیا جو گرے سے ہار کا
ویرانہ پن سے رویا جو میں کرشیانگ میں
بس چلا پھر اتمام ہوا آبشار کا
ہم گھوم گھوم سے پٹ ہی گئے گھوم گھام کے
لیکن پتہ ملا نہ کہیں کو لے یار کا
اب ہم نے اک صنم سے لگایا ہے اپنا دل
کعبہ کہاں کہ ہم کو چلے اب دیار کا
ہے خیر دل کی بھیل پہ دیکھیے نقد دل
کیونکر معاملہ ہو تبسم ادھار کا

مرزا علی قدر تبسم تلمیذ حضرت ظریف لکھنوی
از کوہ دارجلنگ

لہ برات کی کسی مرضی والے سے درخواست کرو۔
لہ بہار کی باشندی
لہ جیپ دھوتیا دیا
لہ پادر کیسے پاس سوار ہوئیں مقصد ہوگیا پانا
لہ نقل کفر کفر نباشد
لہ پیشینہ آئی۔
لہ ایک پہاڑ کا نام ہے جس کے قریب ایک مقام ہے water fall ہے جو نہایت خوبصورت ہے
لہ ایک پہاڑ کا نام ہے جس کا ٹاپ ۷۰۰۰ ہزار فٹ اونچا ہے Elevation ہے اسپر ایک ریلوے اسٹیشن
B.H.R جو کہ دنیا کے مشہور سٹیشنوں سے
ایک ہے۔

تبسم

سوانح امیر مینائی مرحوم

جناب منشی امیر احمد مینائی امیر ان شعرا میں ہیں جن پر لکھنؤ فخر کرتا ہے۔ حضرت جلیل ان کے جانشین ہیں جنھوں نے اپنے مغفور و محترم اُستاد کے حالات کتاب کی صورت میں شائع کیے ہیں۔ اُستاد کا منتخب کلام بھی ضمیمۂ کتاب ہے۔ اگلے زمانے کے اودھ پنچ نے حضرت مینائی کے کلام پر اکثر نکتہ چینی کی مرحوم نے کبھی جواب نہیں دیا۔ اودھ پنچ کے دیکھا دیکھی ... شعرا الہند نے جیسے ابر الہند ... کہنا چاہیے اپنی بدمذاقی کا ثبوت دیا۔ ہم منتظر تھے کہ فاضل جانشین کے ذکر ابر الہند کے مصنف عالم کو قابل خطاب نہیں خیال فرمایا تو نہ سہی اس کتاب میں جسکا شہرہ دو سال سے برابر سنا جاتا ہے اُن اعتراضات کی جانب ضرور توجہ کی جائے گی۔ مگر انتظار کی مدت ختم ہوگئی اور پنچ ہم ختم۔ علاوہ اس عیب کے کتاب میں اور کوئی عیب نہیں۔ فاضل شاگرد نے اُستاد کے جو حالات بیان کیے ہیں وہ حقیقی ہیں۔ امیر مینائی قادر الکلام اساتذہ میں سے تھے وہ ہمارے تعارف کے محتاج نہیں۔ کاغذ اور لکھائی عمدہ ہے مگر چھپائی میں کچھ تھوڑا عیب ہے شاید جو نسخہ ہمیں ملا ہے وہی نا صاف ہو۔ منتخب کلام میں انتخاب کرنے والے نے اپنے ذوق کا زیادہ لحاظ رکھا ہے پھر بھی خوب سے خوب ہے۔ کتاب سوانح جناب نواب فصاحت جنگ بہادر اُستاذ السلطان سے دو روپیہ قیمت پر مل سکتی ہے۔

آخر میں جناب اُستاذ السلطان سے التماس ہے کہ وہ زمانہ کا رنگ دیکھیں زمانہ ایک معنی اور مطلب [illegible] [illegible] ... کی جانب اُن اشخاص کی ... متوجہ کیا ... [illegible] ... دو زبانوں سے نابلد ہونے کے ... سمجھے جاتے ہیں۔ کوئی علامہ ہے کوئی محقق ہے کوئی دقائق ... جذبات ... یہ انقلاب اُس وقت تک ہے ... رہتے ... اگلے ... کا کمال ... جاتا۔ چنانچہ کوئی مسلم الثبوت اُستاد ... طالب ... [illegible]

سگان بے تمیز کے واسطے تو یہ ولایتی کاگلا ہم جلیسہ مطلوب ہے اخوشی کوئی دلیل نہیں۔ منصور گلی اور بیا پالکی ہی اب از کار رفتہ ہے۔ ... ہی انگلش ہو گئی ہے۔ جو بچے ان سگان بازاری کی نسل نہیں ... ولایت کے بعض شوقین سنگ پرور ان کے ... تھے انگریزی بولنا سیکھ گئے وہ با معنی ... لگے۔ ہمارے ملک کو اسیر زمانہ ہے کہ بعض انسان عربی فارسی الفاظ جملے میں اس طرح کھپا دیتے ہیں کہ سارا جملہ بے معنی ہو جاتا ہے یا اُردو نہیں رہتا۔ یعنی دہاں میدان مطلق انسانیت کی طرف مائل ہے۔ یہاں اچھے جملے میدان نا حق خدا جانے کیا ہونے والے ہیں۔ نواب فصاحت جنگ بہادر مولانا امیر احمد مینائی کی ... اُنکی محترم نسل اس قباحت کے دفعیہ پر قادر ہیں مگر خاموش ہیں۔ اے حضرت ہمارے امیر احمد مرحوم نے اُردو کی جیسی خدمت ہوگی اخیر نے کی۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

نواب اختر یار جنگ بہادر متمدد ناظم ... نے ... جو دیا جو انھوں نے اپنے والد محترم کے نتائج طبع پر لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اچھے آبائی فن کو جوہرے نہیں خدمت سخن کی اہلیت رکھتے ہیں اور اگر بات پر آ جائیں تو والدوں کی زبان بند کر سکتے ہیں۔ مگر وہ شاید زبان کی خدمت کو دخل نہیں سمجھتے۔

منشی محمد احمد صاحب عقیل مینائی راقم ہو رہے ہیں وہی سامان ہو جو کسی زمانہ میں مرجع اہل علم تھا اب شرح فیض نواب صاحب کے طبعی رجحانات کے درجہ دار کشود و انجرافی ہو گیا وہ باوجود علم کی دولت نہیں ... امید کہ اُردو شاعری کی جانب سے خطاب پر رجوع کی کوشش فرمائیں۔ عاشق کی اُمید ہے پوری نہیں ہو سکتی ... لکھنؤ کی شاعری جس پر آج مرحوم والد فخر کرتے تھے ہے۔

[... دوست مرحوم ...]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

[illegible]

دستخط حاکم ... انگریزی

[... دوست مرحوم ...]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

[illegible]

... مقام ... ضلع بارہ بنکی

[illegible]

دستخط حاکم ... انگریزی



زغارت چمنست بر بہار منت ہاست کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ صفر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت بھری ہے



لارڈ ارون۔ اپنا دل دکھانے آیا ہوں۔ کمبخت ہندوستانیوں کی بغاوت گھسی ہوئی ہے۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ۔ ہاں جناب آپ کا دل صاف ہے۔ نئے نئے قانون کی رگڑ سے یہ تصویر مٹ جائے گی۔

دھرتی زبان کا لکھنؤ والوں کے سامنے
[illegible] والوں کے سامنے

یہ مسئلہ [illegible] کر دیں۔ یہ مسئل [illegible] [illegible] اہل علم [illegible] کرتے ہیں جہاں [illegible] اور بزرگوں کی [illegible] ہے۔ ایسے [illegible] [illegible] [illegible] کرتے ہیں۔ ایک [illegible] [illegible] فرماتے ہیں [illegible] [illegible] ہوتا۔ نواب صاحب اور ان کے [illegible] ایک عجیب مجموعہ [illegible] میں اماد ہے کہ ہم سلسلہ وار ان کی اشاعت کریں۔

[illegible] اقتباس جناب خورشید مینائی اور ان کے دوسرے بھائی بھی اردو کی اس خدمت کی طرف متوجہ نہیں ہیں حالانکہ یہی غریب اردو ہے جو بزرگ خاندان کے علمی نامی کا ذریعہ ہوئی۔ آپ کہیں گے کہ گھٹنے بیٹھے کتاب کا [illegible] کر دیا اور [illegible] تبصرہ۔ مگر حضرت [illegible] کے ساتھ ہی [illegible] اور [illegible] تذکرہ ہمارے [illegible] ضروری تھا۔ [illegible] [illegible] حالات کہتے ہیں چاہے کوئی [illegible] برا مانے ہو۔

اناگے

[illegible] جناب نقاش کراچی [illegible] [illegible] آپ کے [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] نظام میں [illegible] [illegible] معلوم نہیں۔ [illegible] ہیں کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

لگے ہاتھوں اس [illegible] کی تفصیل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] والے بچے اور [illegible] یہاں بھی [illegible] کیسے بیٹھے ہیں [illegible] [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] [illegible] ہو۔

کسی بچے کو [illegible] تعویذ دیجیے تو [illegible] کا جواب ہوگا " اناگے " یعنی [illegible] [illegible] کہیں اچانک سانپ نکل آئے یا [illegible] [illegible] کوئی [illegible] [illegible] [illegible] " اناگے " [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جراحت " اناگے " ہوگا۔ کوئی مر جائے تو [illegible] کرنے والیاں کے سامنے [illegible] والے کی [illegible] میں [illegible] آسکتا ہے " اناگے "۔

میاں بی بی [illegible] میں ہوں تو " اناگے " کے جواب میں " اناگے " جھگڑا [illegible] جا سکتا ہے۔ کوئی [illegible] [illegible] دکھائی دے تو " اناگے " سے اس کی پیمائش کی جائے گی۔

الغرض طالب علم کی لنگی اور " اناگے " ایک ہی [illegible] ہیں۔ اتفاقاً ایک طالب علم نے لنگی درخت پر [illegible] کے لیے ڈال دی۔ جھکڑ [illegible] تو لنگی [illegible] [illegible] کرنے اڑ گئی۔ طالب علم نے مولوی صاحب کو [illegible] [illegible] " اس تقریر کے بیان جلدی ہوگئی۔ ایک [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] ایک پرشش چادرہ۔ ایک [illegible] ایک [illegible] فرش خواب۔ ایک [illegible] ایک [illegible] [illegible] ایک جذب [illegible] ایک گردش [illegible] ایک جنبش [illegible] ایک [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کوئی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہو جائے "۔

مولوی صاحب بیچارے اپنی [illegible] [illegible] گھبرائے کہ [illegible] [illegible] میں آج تک ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شاگرد کے [illegible] [illegible] [illegible] کی۔ طالب علم سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ایک [illegible] ایک [illegible] [illegible] ہے روشنیاں باندھو۔ ایک [illegible] ہے [illegible] ایک لنگی ہے [illegible] باندھو۔ ابھی [illegible] [illegible] کہ [illegible] اپنی چادر [illegible] آپ ہی [illegible] لنگی کر دیں [illegible] [illegible] سے نیچے آ رہی اور [illegible] نے پوچھتے ہی [illegible] [illegible] گیا سب [illegible] گیا۔

مولانا [illegible] کیفیات [illegible] [illegible] [illegible] کے اظہار کے [illegible] کلمات کسی زبان اور لغت میں نہیں [illegible] سب [illegible] دکھنی بھائیوں کے " اناگے " میں [illegible] ہیں۔ تعجب ہے کہ [illegible] وقت [illegible] [illegible] آپ کو [illegible] کی [illegible] [illegible] کی شکل میں نظر آئی " اناگے "۔

— نقاش کراچی

مولانا [illegible] کی نوٹ بک

[illegible] دلی کا عظیم الشان [illegible]

اب [illegible] کوئی کابل پر حکومت کرنے جاتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] اسکول کھلا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کو [illegible] [illegible] [illegible] میں چھوڑ کر بھاگ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دیکھا [illegible] [illegible] ہو گیا پھر بھی آنکھوں میں خون [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چھوڑ کے جاتے ہے

دیکھا [illegible] گیا [illegible] کے [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

اب [illegible] صاحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آئے ہیں کہ [illegible] آنکھوں سے خون کی [illegible] [illegible] [illegible] وقت کے [illegible]

میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
میں کیا جانوں [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

ہو رہے کے عجائب دنیا میں خیال کرتے وقت خون کی گھبراہٹ نظر آئی۔ حضرت کو غش پر غش آنے لگے۔

بعض دوستوں نے مثل پر لاد کے پشاور کی سرحد تک پہنچا دیا۔ پیشفاس دینگ نوش کا خواب تھا کہ حمام کے حوض میں بھنگ کی چٹیاں تیر رہی تھیں منہ کھول کے غوطہ جو لگایا تو وہ چار چٹیاں حلق کے نیچے اتر گئیں باہر نکلے اور فصیل پر نکلے دھوکے پیٹ لیٹ گئے۔

دیدۂ ظاہر بند و چشم باطن کشادہ۔ کیا دیکھتے ہیں کہ جواہر نگار چھپر کھٹ ہے۔ حوریں پاؤں دبا رہی ہیں۔ عود و عنبر کے لخلخے روشن ہیں۔ طلائی بادہ و دنی میں مرصع چھت کے نیچے آرام کر رہے ہیں۔ موتیوں کے پردے دروازوں میں لٹک رہے ہیں۔ اتنے میں ایک حور شمائل سر تا پا جواہر آبدار میں غرق آئی اور کھٹ اٹھ کے کہنے لگی پیارے کب تک آرام کرو گے۔ آفتاب سر پر آیا۔ آپ جانیے دماغ چٹنے کے لیے سامان بہت کافی تھا حضرت نے اسے غرور کے اس عروس متناز پر ایک دولتی جھاڑ دی۔ قضا سے کار ایک رئیس کا خدمتگار حوض پر کاسہ بلوریں صوفے آیا اور جناب حشاش کی عنایت پر متحیر ہوا کہ ناگہاں پیالے پر پڑی اور وہ پاش پاش ہو گیا۔ اب تو سے میرا بھائی کلہ دوشت کی صحن میں سر پر لنگوٹی کا ٹیکا بجانے لگیں۔ بھنگ کا نشہ ہرن ہو گیا [illegible] نے وہ دوشت مال کی کہ [illegible] نکل گیا۔ آنکھ کھلی اور اچھی طرح کھلی۔ جیسے میاں حشاش کے دن پھرے ویسے ہی سردار عمر خاں کے۔ حشاش کیا تھے کی خلقے اور سردار خاں صاحب آئے نظر آنے کے پھیر میں

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اب جو سردار عمر خاں صاحب اپنے رحم و کرم کی داستانیں علامہ حبیب اللہ کے ظفر کی کہانیاں بیان کرتے ہیں [illegible] استقلال کا مشغل ہے۔ شاہ اخبار نویسوں کی [illegible]

[illegible]

آپ ہی میاں دربار آپ ہی میاں کھیت کھلیان

(نوکر خانی ہو بھر صاحب خانہ کے کوئی بچہ یا بہن نہیں صاحب خانہ ان لوگوں میں ہیں جو ضیلپی لوندے کے مثل بیکار اٹھے کھلتے ہیں)

"ارے کوئی ہے؟ سلیپچی دیلاگی آفتابہ لاؤ" خود ہی اٹھے اور چشمی سے ہاتھ دھو لیے۔

"ارے کوئی ہے؟ دسترخوان بچھاؤ" بجتا چھپڑا چٹائی پر بچھایا۔

"ارے کوئی ہے؟ آب خاصہ لاؤ" خود آبخورے میں گھڑے سے پانی انڈیلا اور پی لیا۔

"ارے کوئی ہے۔ پان دانی حاضر کرو" پھر کی راکھ کی [illegible] ہاتھ دھوئے اور گزشتہ امارت کی عزت رکھ لی۔

گرما گرم خبر ہے کہ بھوک کے بیتال جو بنا تے کہ ہم سے دھمکانے والے [illegible] نے آخر [illegible] عدل کی عزت رکھنے پر حکومت کو مجبور کر دیا۔

مفلس الانصاف حکومت اب ایک ایسا نیا ضابطہ قانون گھڑنے والی ہے جو مجرم یا ملزم کی غیر حاضری میں انصاف کا منہ چڑھائے گی ملزم کا [illegible]

"ارے کوئی ہے"

"حاضر ہیں صاحب"

"وہی نا ہمارا وہ [illegible] تھا جو تمہارا نام [illegible] تھا؟"

"جی ہاں حضور"

"اور یہ جواب بھی تم ہی نے لکھا تھا"

"جی ہاں خداوند"

"کیا تم ملزم ہو"

"نہیں حضور [illegible] حکومت نے ملزم کو زبان بنا دیا ہے ملزم خدا جانے کہاں ہے"

"قریباً تم ملزم کی طرف سے [illegible]"

[illegible]

"اچھا! کیا یہ اخبار تحریر ملزم کی ہے؟"

"جی نہیں"

"ہائیں! جی نہیں؟ کیا معنی؟ تم مقدمہ کی لمبان بڑھانا چاہتے ہو"

"تو یہ ہوئی بھول گیا تھا۔ جی ہاں یہ اخبار تحریر اس موکل کی ہے جس نے میرے وکالت نامے پر بھی دستخط نہیں کیے"

"ٹھیک ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تمہارے موکل نے ایک بم فیکٹری علاقہ محلے میں کھولی تھی؟"

"جی نہیں"

"کیا کہا؟" "جی نہیں"

"ارے تو یہ! حضور میرا موکل بہت بیمار اور [illegible] کے حق میں بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے جرم سے اقبال کرے"

"بہتر ہے اچھا تم کو پھانسی"

"ہائیں ہائیں حضور مجھے نہیں۔ میرے خاست زدہ موکل کو پھانسی ملنی چاہیے"

"او نہیں۔ آل رائٹ۔ آپ [illegible] دیوان سے آپ کا [illegible] نہیں ہے"

چند ہیں کلید چارہ [illegible]
این قفل زنگ بستہ [illegible]

بڑے جبروت [illegible] کہتے ہیں کہ سیکڑوں [illegible] [illegible]